OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

Al-SHARQ
Vol: 04, Isue:01, Jan-June 2023, pp:116-130

ہندو مسلم ثقافتوں کے تناظر میں پاکستان میں مذہبی رواداری کا تحقیقی جائزہ

Religious Tolerance in Pakistan in the Context of Hindu-Muslim Cultures: An Exploratory Review

Dr. Syed Mahmood-ul-Hassan Hashimi
Associate Professor Islamic Studies, Government Postgraduate College Mansehra, KPK, Pakistan

Adil Shah
PhD scholar International Islamic University Islamabad, Pakistan

Submission: 15-04-2023	*Accepted: 15-05-2023*	*Published:25-06-2023*

Abstract

Religion, culture and civilization are necessary for human beings to live, as human life is inextricably linked. They are also inextricably linked. Conceptually, the existence of these concepts is also related to the existence of humanity as a nature has made religion the soul, culture the basis of nature and civilization, unless a human mind accepts these things, no one can accept it. The perfect man cannot say.Religion, culture and civilization have changed along with the times, because all of them are related to society, and it's related to individuals. When the individuals changed, society changed, and this changing the society affected them. Left their mark, but their relationship remained the same as it had been from the beginning.Since Pakistan came into being in the name of Islam, although Islam is the largest religion and the influence of Islamic culture and civilization, but as an Islamic country, the rights of minorities are also upheld here. There are followers of small religions whose religion, culture and civilization are taken care of. It is difficult to mention all the religions and cultures of Pakistan in this short article. However, the introduction of Hindu-Muslim culture and civilization, and finally, religious tolerance, will be mentioned in the following order:

Introduction to culture and civilization
Introduction to Hindu religion and culture
Introduction to the religion of Islam and culture

CC BY

Finally, a brief mention of the religious tolerance of Islam, and its conclusion.

***Key Words**: Religion, Culture, Human life, Soul, Civilization, Pakistan, Islam, Minorities, Hindu-Muslim culture.*

ثقافت کی تعریف: معنی اور مفہوم

لفظ ثقافت عربی زبان کے ثلاثی مجرد کے باب سے مشتق ہے، جس کے معنی ''مہارت[1]'' ہیں جو بعد میں اردو میں بھی بولا جانے لگا، ثقافت کی اصطلاح تقریباً ہمیں قریب ہی کے زمانے میں ملتی ہے اس سے قبل تہذیب کا لفظ استعمال ہوتا تھا، جس کا مادہ "ہ ذ ب" ہے اور باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کا معنی ہے: کانٹ چھانٹ کرنا، اصلاح کرنا اسی وجہ سے اچھے اخلاق والے کو مہذب بھی کہتے ہیں[2] اب اس پر ایک مستقل فن کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کو انگریزی میں sociology اور اردو میں عمرانیات کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کی ابتداء اٹھارہویں صدی کے آخر میں فرانسیسی انقلاب کے بعد ہوئی[3]، لیکن موجودہ ماہرین سائنس اس کا سہرا ''آگسٹ کامٹے'' کے سر پر سجاتے ہوئے کہتے ہیں کہ 1938 میں باقاعدہ طور پر اس کا استعمال ان ہی سے منسوب ہے، جبکہ مؤرخین اس کا بانی ابن خلدونؒ (2727 مئی 13324 تا 1404) کو قرار دیتے ہیں جنہوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''مقدمہ ابن خلدون'' میں اس کا تذکرہ کیا۔

اللہ تعالی نے اس کائنات کو اختلافات سے خوش نما بنایا ہے، اس کائنات کی ہر مخلوق کو الگ الگ شکل و صورت دی، پھر سب سے خوبصورت ان میں انسان کو بنایا، ارشاد باری تعالی ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[5] (کہ ہم نے انسان کو سب سے اچھے سانچے میں بنایا)، بنیادی طور پر ساری دنیا کو انسان کے لیے بنایا اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے جیسا کہ امام بیہقیؒ شعب الایمان میں آپ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ[6] (کہ تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا جبکہ ساری دنیا کو تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے) لیکن دنیا میں بسنے والے تمام انسان اپنے اپنے علاقے یا خطے کے ماحول کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں یعنی ان کا رہن سہن، رسم و رواج، روایات، اصول اور ضوابط خاص ہوتے ہیں جن کے مطابق وہ زندگی گزارتے ہیں اور اسی کو وہاں بسنے والوں کی ثقافت کہا جاسکتا ہے۔

ثقافت کی ہمیں کوئی جامع اور مانع تعریف نہیں ملتی لیکن پھر بھی ماہرین نے اپنے علم کے مطابق اس کی مختلف تعریفات کی ہیں، چنانچہ امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں: ثقافت نفس کی اس طور پر اصلاح کو کہتے ہیں کہ انسان کمالات اور فضائل کا آئینہ ہو[7]۔ گویا آپ کے ہاں ثقافت ایسا موروثی علم ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے اسوہ حسنہ ہے۔

میتھیو آرنلڈ ثقافت کے متعلق لکھتے ہیں: ثقافت انسان کو بے لوث بنانے کی سعی ہے جس کی تحصیل کمال ہے۔[8]

روبٹ برسٹڈ (Robert Bierstedt) ثقافت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں: ثقافت ایسا مرکب ہے جس میں علم، عقیدہ، اخلاق، قانون، فن، رسم و رواج اور دوسری ہر قسم کی صلاحیتیں اور عادتیں جن کا اکتساب انسان، معاشرے کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے کرتا ہے۔[9]

مذکورہ تعریفات کا خلاصہ یہ ہوا کہ انسان کا اپنے رب کی رضا اور اسباب دنیا کے مطابق زندگی گزارنا ثقافت ہے۔

مذہب کا انسانی زندگی میں کردار :

کوئی بھی ثقافت چاہے کتنی ہی قدیم اور مضبوط روایات کی امین ہو، کسی نہ کسی مذہب سے اس کی گہری وابستگی ضرور ہوتی ہے، رشتوں کا تقدس و امتیاز، کام کی تقسیم و ذمہ داریوں کا تعین، رسم و رواج اور تہوار منانے میں رہنمائی، رہن سہن اور میل جول کے طور طریقے اور خاندان و برادریوں کی تقسیم جو ثقافت کا حصہ ہیں اکثر ان کی بنیاد کسی نہ کسی مذہب سے مستعار اور ماخوذ ہوتی ہے۔

مذہب انسان کی زندگی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے، مذہب ہی بنیادی طور پر انسان کو ایک تصور حقیقت فراہم کرتا ہے، چاہے وہ کسی بھی قوم یا علاقہ کا مذہب ہو، جس پر اس کی زندگی کا مکمل طور پر انحصار ہوتا ہے، علامہ اقبالؒ کا فرمان ہے" قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں [10]" جب یہ عقیدہ دل و دماغ میں سما جائے تو انسانی کوششوں اور خواہشوں کا محور اس کو پالنے والے کی ذات ٹھہرتی ہے، انسان کی ابتدائی تربیت سے لے کر اس کی آخری رسومات تک مذہب ہی کے مرہون منت ہیں۔

ذیل میں ہندومت اور اسلام کی مذہبی ثقافتوں کا تعارف پیش کرینگے:

ہندومت کا ثقافتی تعارف

معنی و مفہوم:

مسلمانوں کے ہندوستان آنے سے پہلے کوئی ایسا مخصوص نام نہ تھا جو پورے علاقہ (ہندوستان) کے لیے بولا جائے، بلکہ ہر ضلع اور ہر علاقہ کے لیے الگ الگ نام تھا، لیکن ایرانیوں نے اس کے ایک علاقہ کو فتح کیا تو اس کا نام ''ہندو'' رکھا اسکی وجہ یہ بنی کہ قدیم ایرانی زبان ''پہلوی'' میں اور سنسکرت میں ''س'' کی جگہ ''ہ'' اور ''ہ'' کی جگہ ''س'' استعمال کرنے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ ایرانیوں نے ''ہندو'' کہہ کر پکارا، اور عربوں نے سندھ کو سندھ جبکہ باقی ہندوستان کو ہند کہہ پکارا تو یہ اسی نام سے مشہور ہو گیا۔[11] پھر ''ھ'' کو ''الف'' سے بدل کر یہ نام فرانسیسی میں ''اند (IND)'' اور انگلش میں ''انڈیا (INDIA)'' مشہور ہو گیا۔ چنانچہ ڈاکٹر سید حامد لکھتے ہیں کہ: ہندو تہذیب نے اپنا یہ نام اس وجہ سے اپنایا تھا کہ اس کے قدیم ترین پر دادا اس خطے میں آباد تھے جہاں دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا بہتے ہیں۔[12]

ہندومت کی تعریف:

ڈاکٹر سید حامد حسین لکھتے ہیں:

> چند خاص معتقدات، رسومات اور تہذیبی اشکال میں محدود کر کے ہندومت کی تعریف نہ کرنے سے اس میں موجود ہم آہنگی، رواداری، فکری لچک اور تمدنی وسعت نظری جیسے مثبت عناصر کی جانب رہنمائی ہوتی ہے، مزید لکھتے ہیں اس کی ایک مشترکہ تاریخ، ایک مشترکہ ادب اور ایک مشترکہ تہذیب ہے[13]۔

مہاتما گاندھی کے نزدیک ہندو دھرم کی تعریف یہ ہے :

> پر امن طریقوں سے حق کی جستجو، یعنی آدمی خدا کو مانے بغیر بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے، گویا ہندومت حق اور صداقت کا نام ہے، حق ہمارا خدا ہے اور خدا سے انکار کی مثالیں ہمارے ہاں موجود ہیں، لیکن حق سے انکار کی نہیں[14]۔

ہندو مذہب دنیا کے پرانے مذاہب میں سے ہے، ہمارے زمانے کے سبھی مذاہب 700 قبل مسیح یا بعد کے ہیں، جبکہ ہندو مت کی تاریخ ہمیں تقریباً 2000 قبل مسیح میں ملتی ہے [15]، ہندومت کی جڑیں قدیم ہندوستان کی تاریخی ویدی مذہب سے ملتی ہیں، اسے ویدی مذہب کی ترقی یافتہ، توسیع یافتہ اور تبدیل شدہ شکل بھی کہا جاسکتا ہے، کیوں کہ وہ مقام جہاں سے یہ پھیلا ہے وہ بہر حال ویدی مذہب ہی ہے [16] دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندو مذہب اگرچہ بہت قدیم ہے اور کروڑوں لوگ اس میں داخل بھی ہوئے لیکن عیسائیت اور اسلام کی طرح ایک فعال تبلیغی مذہب نہیں بن سکا۔

ہندو مذہب تقریباً دنیا کا تیسرا بڑا مذہب ہے، اس کے پیروکاروں کی تعداد تقریبا 1.15 بلین ہے جو عالمی آبادی کا یا 15–16٪ ہے [17]۔ یہ ہندوستان، نیپال اور ماریشیس میں اکثریت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کیریبین، افریقہ، شمالی امریکہ اور دیگر ممالک میں بھی بڑی تعداد میں ہندو برادری موجود ہے۔

ہندومت کا بانی:

دنیا کے جتنے مذاہب ہیں ہر ایک کی نسبت کسی نا کسی سے ملتی ہے مثلاً اسلام کی محمد رسول خاتم النبیین سے، عیسائیت کی حضرت عیسیٰ سے، یہودیت کی حضرت موسیٰ سے اور بدھ مت کی گوتم بدھ سے نسبت ملتی ہے، لیکن ہندو ایسا مذہب ہے جس کی نسبت کسی مبلغ یا نبی سے نہیں ملتی اور نہ ہی اسکا کوئی بانی ہے [18]، البتہ ہندومت کی مقدس کتب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا لکھنے والا برہما ہے [19]۔

اسی طرح احمد شلبی ادیان الہند الکبری میں لکھتے ہیں :

واذا كانت الهندوسية ليس لها مؤسس فهي دينٌ متطور عبر آلاف السنين [20]

(ہندو مذہب کا کوئی خاص بانی نہیں ہے اور یہ ہزاروں سال میں تیار ہونے والا مذہب ہے)۔

ہندومت کی مذہبی کتابیں:

ظاہر ہے جس مذہب کی اساس تمام معاصر مذاہب میں قدیم ہے تو اس کی فعالیت ضرور کسی نا کسی لٹریچر سے وابستہ ہو گی، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ ہندو مذہب ویدی مذہب ہی کی جدید شکل ہے [21]، اور لفظ " وید " ود سے ماخوذ ہے، جس کے لفظی معنی جاننے اور علم کے ہیں [22]۔ اس لئے وید کا اطلاق عام علوم یا مخزن علوم پر ہوتا ہے، یہ مخزن علوم ابتدا میں تین مجموعوں پر مشتمل تھا، بعد ازاں اس میں چوتھا بھی شامل کیا گیا وہ وید رِگ وید، سام وید، یَجُر وید اور اَتھر وا وید یہ ہیں [23]:

مذہبی ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام وید الہامی ہیں، اور پر میشور کے خاص بندوں کے ذریعہ ہم تک پہنچائے گئے ہیں، اور برہمانے انھیں خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے، موجودہ ہندومت کی اہم کتابوں میں چار وید، اپنشد، بھگوت گیتا اور آگم شامل

ہیں[24]۔

ڈاکٹر حمید اللہؒ ہندوؤں کی مقدس کتب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ہندوستان میں بھی کچھ دینی کتابیں پائی جاتیں ہیں، اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ خدا کی طرف سے الہام شدہ کتابیں ہیں، ان مقدس کتابوں میں وید، اپنشد، پران اور دوسری کتابیں شامل ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ سب کتابیں ایک ہی نبی پر نازل ہوئی ہیں۔ ممکن ہے متعدد نبیوں پر نازل ہوئی ہوں۔ بشرطیکہ وہ نبی ہوں۔ ان میں بھی خصوصا پران نامی کتابوں میں کچھ دلچسپ اشارے ملتے ہیں۔ "پران" وہی لفظ ہے جو اردو میں یعنی قدیم ہے۔ اس کی طرف ہمیں قرآن مجید میں ایک عجیب وغریب اشارہ ملتا ہے۔

وَ إِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ[25] (اور اس (قرآن) کا تذکرہ پچھلی (آسمانی) کتابوں میں بھی موجود ہے[26]

ڈاکٹر حمید اللہ مزید اس بات کی تائید میں لکھتے ہیں:

میں یہ نہیں جانتا کہ اس کا پران سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟ بہر حال دس پران ہیں، ایک میں یہ ذکر آیا ہے: کہ آخری زمانے میں ایک شخص ریگستان کے علاقے میں پیدا ہوگا، اس کی ماں کا نام قابل اعتماد اور باپ کا نام اللہ کا غلام ہوگا۔ اس کا شمال کی جانب سے ظہور ہوگا، وہ اپنے وطن کو متعدد بار دس ہزار آدمیوں کی مدد سے فتح کرے گا، جنگ میں اس کی رتھ کو اونٹ کھینچیں گے اور وہ اونٹ اس قدر تیز رفتار ہوں گے کہ آسمان تک پہنچ جائیں گے، اس کتاب میں جو مذکور الفاظ ہمیں ملتے ہیں، ان سے ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ مستنبط کیا جاسکے۔[27]

گفتگو کا لب لباب یہ نکلا کہ ہندومت میں دو قسم کی مذہبی مقدسات پائی جاتی ہیں:

ایک الہامی جسے شروتی کہتے ہیں، وید، اپنشد وغیرہ اس میں شامل ہیں، اور دوسری غیر الہامی جسے سمرتی کہتے ہیں یہ کئی مقدسات پر مشتمل ہے اور "پران" بھی اس میں شامل ہیں[28]۔

ہندومت میں خدا کا تصور:

عمومی طور پر ہندومت کے پیروکار کثیر خداؤں کے قائل ہیں[29] البتہ ہندو پنڈتوں کے ہاں بھی خدا کا تصور تریمورتی یعنی "تثلیث" پر محیط ہے[30]، جزء اول: برہما جو خالقیت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، جزء دوم: وشنو جو پرورش کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، اور جزء سوم: شیو جو موت دیتا ہے۔ گویا ان کے ہاں یہ مذکورہ تین ہستیاں پوری کائنات کا نظام چلا رہی ہیں۔ ہندومت کی مصادر کتب کے اندر ہمیں ایک خدا کا تصور ملتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ صدیقی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: کہ بنیادی طور پر ہندو بھی وحدانیت کے ہی قائل ہیں، موجودہ ہندو جو بیشمار خداؤں کو مانتے ہیں دراصل ایک ہی خدا کی مختلف صفات ہیں جن کو وہ الگ الگ بتوں کے ساتھ متصف کرتے ہیں[31]

اسی طرح البیرونی لکھتے ہیں: اللہ پاک کی شان میں ہندوؤں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ واحد ہے ازلی ہے، جس کی نہ ابتدا ہے نہ

انتہا۔[32]

جبکہ ابوالحسن علی ندوی کثرت خداؤوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: أمّا البرهميّة- دين الهند الأصيل- فقد امتازت بكثرة المعبودات والآلهة والإلهات، وقد بلغت الوثنيّة أوجها في القرن السّادس فبلغ عدد الآلهة في هذا[33]. یعنی برہمہ ہندوستان کا اصل دین ہے،اس کی امتیازیت کثرت خدا ہے، جن کی تعداد چھٹی صدی عیسویں میں بہت بڑھ گئی تھی۔

ہندومت ثقافت کے عقائد اور رسومات:

یہاں پر مختصراًہندومت ثقافت کے عقائد اور رسومات کو ذکر کریں گے تا کہ پڑھنے والے کو مکمل بات اور اصل مدّعا سمجھ آ سکے ،تو پہلے یہ جان لیں کہ ہندومت کے بڑے اور اہم عقائد کیا ہیں؟

1- تعدد خدا ہندوؤں کا بنیادی عقیدہ ہے،جس کو ہم دوسرے لفظوں میں مخلوق پرستی کہہ سکتے ہیں جیسے شیر،ناگ،ہاتھی،بندر،سورج،چاند وغیرہ کی پرستش، موجودہ ہندوؤں کے رہن سہن اور عبادت کے طریقوں سے یہ ہی واضح ہوتا ہے،اگرچہ مطالعہ مذاہب کے معاصر مسلم دانشور ڈاکٹر ذاکر نائیک لکھتے ہیں: عموماً ہندومت کوایسے دین کے طور پر لیا جاتا ہے جس میں کثرتِ خدا کا تصور ہے، درحقیقت بہت سے ہندو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ کئی ایک خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ کچھ ہندو تین خداؤں جبکہ کچھ ہندو 33 کروڑ خداؤں پر یقین رکھتے ہیں، تاہم صاحبِ علم ہندو جو اپنی کتابوں سے واقفیت رکھتے ہیں ان کے مطابق ایک ہندو کو صرف اور صرف ایک ہی خدا کی پوجا کرنی چاہیے۔[34]

لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راسخ العقیدہ ہندوؤں میں کسی حد تک توحید موجود ہے۔ ہندومت کے راہنما سوامی دیانند سرسوتی (1824ء تا1883ء) نے ذکر کیا ہے:

2-"1۔خدا ہر چیز کا مالک ہے،2۔ صحیح علم کا منبع خدا کی ذات ہے،3۔خدا رحمٰن ورحیم، سچا عادل، ازلی، ابدی، حاضر اور غیر فانی ہے اس لیے اسی کی عبادت جائز ہے،4۔ علم کی صحیح کتابیں وید ہیں۔ آریا سماج کا فرض ہے کہ وہ ویدوں کو پڑھے اور ان کی تعلیم دے۔"[35]

3- کرم کا عقیدہ بھی ہندوؤں کے ہاں بہت اہمیت کا حامل ہے اس کے مطابق ہر عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اچھا ہو یا بُرا انسانی روح پر اثر انداز ہوتا ہے اور انسان اپنے عمل (کرم) کے لحاظ سے سزا اور جزا کا مستحق ٹھرتا ہے۔[36]

4-اسی طرح تناسخ (آواگون) کا عقیدہ بھی ہندوؤں کا خصوصی امتیاز ہے ،اس عقیدے کے مطابق انسان کو مرنے کے بعد بار بار زندہ ہونا پڑتا ہے، چنانچہ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوتا ہے، اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک " شیو "یعنی موت کا دیوتا اس کی روح کی مکمل صفائی نہ

کردے اور اسے نجات نہ دلادے مگر نجات (مکتی) کیا ہے؟ اس کے بارے میں دیوتا کو ہی معلوم ہے، اس عقیدہ کا وجود موجودہ ہندوؤں میں پایا جاتا ہے۔[37]

5- ذات پات کا عقیدہ بھی ہندوؤں میں پایا جاتا ہے، اور یہ چار طبقوں پر مشتمل ہے جیسا کہ البیرونی نے ذکر کیا ہے: ہندوؤں میں ابتدائی چار طبقات ہیں، سب سے اونچا برہمن، پھر کھشتر، پھر ویش اور سب سے نچلا طبقہ شُودر ہے[38]۔

اگر ہم ہندوؤں کی رسومات کی بات کریں تو وہ بھی متعدد ہیں، جن میں سے "یجن" یا "یگیہ" یعنی قربانی کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ یہ آریاؤں کی رسم تھی، جو ہندوؤں میں منتقل ہوئی، اسی طرح "ستی" بھی مذہبی رسم تھی یعنی شوہر کے فوت ہونے پر بیوہ خود کو بھی میت ساتھ جلادیتی تھی 39، ان کے علاوہ زیارت کرنا، دیوتاؤں کی خوشی سمجھ کر ان کے سامنے ناچنا گانا اور پھر منتیں مانگنا، سورج کی پوجا کرنا اور روزانہ غسل کرنا، وغیرہ ہندوؤں کی اہم مذہبی رسومات میں سے ہیں۔[40]

اسلامی ثقافت میں رواداری کی بنیادیں

اسلام کا مادہ "س ل م" ہے جو ثلاثی مجرد سے امن و صلح کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے 41 جیسا کہ سورت الانفال میں آیا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ [42] (ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو، یقین جانو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے)۔[43] مذہب اسلام کا عنوان ہی اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ دنیا کے اندر اگر امن سے زندگی بسر کرنی ہے تو اسلام کے پرچم تلے آجاؤ، جو تمہیں ہر طرح سے محفوظ رکھے گا۔

اسلامی ثقافت کی بنیاد ہی وحی پر ہے چاہے وحی متلو ہو یعنی (قرآن مجید) یا غیر متلو یعنی (حدیث)۔ اور اسلامی ثقافت کی اصل روح وہ روایات ہیں جو عہد رسالتؐ، عہد خلفائے راشدین، عہد صحابہ کرامؓ، عہد تابعین و تبع و تابعین کی یادگار ہیں، چونکہ اسلام ایک عالمگیر دین و مذہب ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ[44] (ترجمہ: دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے[45]) اور پورا عالم اس کے لیے Global Village کی مانند ہے، اس لیے دوسری ثقافتوں کے برعکس اسلامی ثقافت نہ ملکی آب و ہوا سے متاثر ہوتی ہے نہ وہ جغرافیائی حدود کے اندر محدود ہوتی ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ اسلامی ثقافت چودہ سو چالیس سال سے استحکام کے ساتھ چلی آرہی ہے۔

ذیل میں اختصار کے ساتھ اسلامی ثقافت کے چند خصوصیات کا ذکر کریں گے جن سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی بنیادیں کتنی مضبوط ہیں۔

عقائد:

دین اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان لانا فرض عین ہے اور یہ اسلامی ثقافت کے عوامل ہیں، ان پر ایمان لائے بغیر آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ان فرض عقائد کی تفصیل حدیث جبرائیل[46] میں موجود ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی بری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو

نے پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔

دین اسلام کے بنیادی عقائد کے اندر بھی رواداری کا پہلو نمایاں ہے، مطلب یہ ہے کہ عقائد میں عالمگیریت ہے چاہے اس کو ماننے والے کسی بھی رنگ، نسل، یا علاقے سے تعلق رکھتا ہو، وہ آپس میں ان عقائد پر ایمان لانے کے بعد بھائی بھائی بن جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو پوری انسانیت کے لیے اپنا نائب بنا کر بھیجا، فرمان باری تعالی ہے: **يا أيها الناس إني رسول الله إليكم جميعا**[47] (ترجمہ: اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں)

عبادات:

اسلامی ثقافت کے بنیادی عناصر عبادات ہیں، اور دین کو اللہ کے لیے خالص کرنا اصل عبادت ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: یاد رکھو بندگی اللہ ہی کے لیے ہے[48]، یعنی ہر قسم کی عبادت میں اللہ کی یکتائی کا اقرار کرنا۔ اللہ سے محبت، خوف اور امید کرتے ہوئے۔ پھر عبادت کے مختلف احکام اور مختلف قسمیں ہیں، یعنی بعض عبادتیں فرض، بعض واجب، بعض سنت اور بعض استحباب کے درجہ میں ہیں، اسی طرح اسلام میں نماز کو الگ، روزے کو الگ، حج کو الگ، زکوۃ کو الگ اور جہاد کو الگ مقام حاصل ہے، ان میں سے ہر ایک پر سینکڑوں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں، ذیل میں ہم ان میں سے ہر ایک پر نصوص قطعیہ سے ایک ایک آیت ذکر کرتے ہیں:

نماز کے بارے میں فرمان باری تعالی ہے: **إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي**[49]

(ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے میری عبادت کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو[50])

روزہ کے بارے میں: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**[51]

(ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کر دیے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو[52])

حج کے بارے میں: **الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ**[53]

(ترجمہ: حج کے چند متعین مہینے ہیں[54])

زکوۃ کے بارے میں: **خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ**[55]

(ترجمہ: اے پیغمبر! ان کے اموال سے صدقہ وصول کرلو جس کے ذریعہ تم انہیں پاک کر دو گے[56])

جہاد کے بارے میں: **أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ**[57]

(ترجمہ: جن لوگوں سے جنگ جاری ہے، انہیں اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ اپنے دفاع یں لڑیں)

کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے، اور یقین رکھو کہ اللہ انہیں فتح دلانے میں پوری طرح قادر ہے [58])

ان عبادات کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک مومن یہ سوچ و فکر دل میں لیے رکھتا ہے کہ جو ہدایت اور حق سے آگاہی مجھے ملی ہے اس سے اللہ کے دوسرے بندے بھی آگاہ ہو جائیں، اور یہی رواداری ان عبادات کا نتیجہ ہے۔

اخلاق:

دین محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں اخلاق کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ معاشرے میں رواداری کی بنیاد اعلی اخلاق ہوا کرتی ہے۔ زندگی خدا کی راہ میں اعلی اہداف کے حصول کا مقصد ہے، اور انسان کی زندگی کا اعلی ہدف حق تک پہنچنا ہے جو تقرب خدا کے حصول اور اخلاق الہی اپنانے سے عبارت ہے جیسے صدق، امانت، عدل، مساوات، ہمدردی، اخوت وغیرہ اور ان کے مضادات سے پرہیز کرنا، اخلاق الہی اپنانے کی تعلیم انبیاء کی بعثت کے مقاصد میں سے ہے آپ ﷺ کی ذات اخلاق کی اعلی مثال تھی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**[59] (ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں اسوہ حسنہ ہے) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: **رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلَاقِ**[60]، یعنی آپ ﷺ کو مکارم اخلاق کا حکم دیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، آپ ﷺ نے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں دونوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنے کی تلقین فرمائی، اسی طرح یہودی لڑکے کی بیمار پرسی، فتح مکہ میں عام معافی کا اعلان وغیرہ رواداری کی اعلی مثالیں ہیں۔

معاملات:

حیات انسانی کا معاملات کے ساتھ ایک گہرا ربط ہے جیسے تجارت، شراکت، حوالہ، کفالہ، قرض، سود، رشوت وغیرہ، اگر ان کے درمیان لازم ملزوم کا تعلق کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، اسلام نے شعبہ ہائے زندگی کے اس پہلو میں بھی انسان کی راہنمائی کی ہے، تاکہ لین دین کرتے وقت احکام شرع کو مدّنظر رکھتے ہوئے معاملات میں پاکیزگی لاسکے جبکہ دھوکہ، فریب اور جھوٹ وغیرہ جیسی چیزوں سے بچ سکے۔

آپ ﷺ نے لین دین، قرض وغیرہ کے معاملات غیر مسلموں سے کیے اور امت کے لیے بھی اس کو روا رکھا، ارشاد خداوندی ہے: **أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا**[61] (ترجمہ: کہ اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے) اسی طرح آیت دین: **يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ**[62] (ترجمہ: اے ایمان والو جب تم قرض کا معاملہ کرو وقت مقرر تک تو اسے لکھ لو) یہ آیات حلال تجارت کے کرنے اور سود جیسے معاشی و معاشرتی ظلم سے پرہیز کرنے سے بلاامتیاز رنگ و نسل و اور مذہب معاشرے میں رواداری کی بنیاد رکھتی ہے۔

معاشرت:

اسلامی عمارت میں معاشرت ایک اہم اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی بنیاد مساوات، اخوت، انصاف، ایثار، دوسروں کی جان، مال، عزت کی حفاظت اور تکریم انسانیت کے بلند معاشرتی اصولوں پر قائم ہے، جس کے مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انبیاء کرام نے توحید و رسالت کے بعد سب سے زیادہ زور معاشرتی رویوں کی اصلاح پر زور دیا ہے، سورہ ابراہیم میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: **وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ**[63] اندازہ لگائیں کہ حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالی سے امن مانگ رہے ہیں، جب معاشرہ میں امن ہوگا تو زندگی کا نظام بہتر طریقہ سے چلے

گا۔ مسلمان مفتوحہ علاقہ میں غیر مسلموں کو بھی امن فراہم کرتا ہے اور اس معاشرہ کا ایک فرد قرار دیتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اسلامی ثقافت کا ڈھانچہ ان مذکورہ امور کی نگرانی میں رواں دواں ہے لہٰذا جو شخص اسلام کے پرچم تلے آجاتا ہے تو وہ ان امور کو اپنی زندگی میں لاگو کر لیتا ہے، چاہے دنیا کے جس خطے سے بھی تعلق رکھتا ہو، کیونکہ اسلامی ثقافت و تہذیب کی بنیاد کسی عام اصول پر مبنی نہیں ہے بلکہ وحی الٰہی پر ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

ہندومت ثقافت میں رواداری کی بنیادیں

ہندومت کے راہنما سوامی دیانند سرسوتی نے ہندومت کے نظام اخلاق میں رواداری کی بنیادوں کو یوں بیان کیا ہے:

1- جھوٹ کی مذمت کرنی چاہیے اور سچ کہنے پر آمادہ کرنا چاہیے۔

2- ہر کام میں خیر یعنی اچھائی اور شر یعنی برائی کو ملحوظ رکھا جائے۔

3- لوگوں کے ساتھ ہر حال میں بھلائی کرنا آریا سماج کا بنیادی مقصد ہے۔

4- انسان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی حالت بہتر بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

5- ہر فرد کی خوبیوں کی قدر کرنی چاہیے۔

6- ہر ایک کے ساتھ عدل کرنا چاہیے۔

7- ہر ایک سے محبت کا سلوک روا رکھنا چاہیے۔

8- علم کو پھیلا کر جہالت کو فتح کرنا چاہیے۔

9- اپنی خوشحالی میں دوسروں کو شریک کرنا چاہیے۔

10- ذاتی نیکی پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ معاشرتی بہبود میں حصہ لینا چاہیے۔[64]

مذکورہ ہندومت ثقافت کی بنیادوں سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی مقدس وید کی کتب میں رواداری کی تعلیم دی گئی مگر ذات پات کی تقسیم نے ہندومت ثقافت کی رواداری کی ان بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا، اور معاشرتی زندگی میں ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔

مذہبی رواداری:

رواداری فارسی لفظ ''روادار'' سے ماخوذ ہے ، جو برداشت یا قبول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے[65]، رواداری کا تعلق اخلاقیاتی اقدار سے ہے، قطع نظر اس سے کہ مدِّمقابل کے عقائد، نظریات اور طریقے ہمارے ساتھ متفق ہیں یا مختلف ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ: جو لوگ ہمارے نزدیک غلط عقائد و نظریات رکھتے ہیں، اسی حالت میں ان کو برداشت کریں اور ان پر نکتہ چینی اور ضرر سے بچیں اور زبردستی ان کو اعتقاد سے پھیرنے یا عمل سے روکنے سے بچیں، لیکن ان کے اس غلط اعتقاد پر اتفاق نہ کریں بلکہ خاموشی اختیار کریں۔ مولانا مودودیؒ تفہیمات میں لکھتے ہیں کہ: اگر ہم خود ایک عقیدہ رکھنے کے باوجود محض دوسرے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ان کے مختلف عقائد کی تصدیق کریں، اور خود ایک دستور العمل کے پیرو ہوتے ہوئے دوسرے مختلف دستوروں کا اتباع کرنے والوں سے کہیں کہ: آپ سب حضرات برحق ہیں، تو اس منافقانہ اظہارِ رائے کو کسی طرح "رواداری" سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا ہے۔[66]

پاکستان میں مسلم مذہبی رواداری:

پاکستان کا وجود کلمہ کی بنیاد پر ہے ،اور کلمہ گو یعنی مسلمانوں کے ہاں روز اول سے ہی" رواداری" کا تصور بہت اہمیت کا حامل ہے جیسے میثاق مدینہ کی وجہ سے یہود اور مسلمانوں کا رواداری کے ساتھ مدینہ منورہ میں رہنا۔ پاکستان میں بھی ہندوؤں کے علاوہ دوسری بہت سی اقلیتیں آباد ہیں، مگر اسلامی ثقافت اور پاکستان کے آئین میں مذہبی رواداری بنیادی عنصر اور اس میں آج تک کسی قسم کی دراڑ نہیں آنے دی گئی ،اس کی واضح مثال پاکستان کا قومی پرچم ہے جس میں سفید رنگ اقلیتوں کی عکاسی کرتا ہے ،جو کہ احترام کی واضح دلیل ہے، اسی طرح 1973ء کے متفقہ آئین کے قانون نمبر : 20 (امن عامہ اور اخلاق کے تابع) کی شق الف،اور ب ملاحظہ ہو :

(الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے،اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہو گا۔

(ب) ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے ،برقرار اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا[67]۔

اسی طرح کئی شقوں میں اقلیتوں کو مذہبی، تعلیمی ، ثقافتی اور تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے ،جو مذہبی رواداری کی بہت بڑی مثال ہے۔ لیکن اس کے برعکس ہم دوسری اقوام یا دوسرے ممالک میں رواداری کا فقدان دیکھتے ہیں، یہ ہی وجہ ہے کہ یورپی ممالک کے اندر اسلام کا مزاق اڑایا جاتا ہے اور آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کی جاتی ہیں[68]۔

پاکستان میں موجود اقلیتوں میں سب سے زیادہ تعداد اس وقت ہندو قوم کی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہندوؤں کی تعداد 1.85% ہے یعنی 3885000 ہے[69]،اور رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر رمیش کمار وانکوانی کے بقول[70] 1030 مندر ہیں ،ہندو سب سے زیادہ سندھ ، پھر پنجاب، پھر بلوچستان ، پھر خیبر پختون خواہ، پھر قبائلی علاقہ جات اور سب سے کم وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں آباد ہیں۔ [71]جو مسلمانوں کے بعد ایک بڑی تعداد سمجھی جاتی ہے ،اور یہی رواداری کا نتیجہ ہے کہ ہندو قوم پرامن زندگی گزار رہے ہیں، باوجود اس کے کہ ہندو مسلم مذہب وثقافت میں مشترکات نہ ہونے کے برابر ہیں، جس کی بڑی مثال یہ ہے کہ ہندو متعدد خداؤوں کے قائل ہیں جبکہ مسلمان توحید پرست ہیں۔

پاکستان کے بانی قائد اعظمؒ نے 11 اگست 1947 کی ایک یادگار تقریر میں یہ جملہ کئی بار دہرایا: آپ آزاد ہیں، آپ آزاد ہیں اپنے مندروں میں جانے کے لیے، آپ کا تعلق کسی بھی مذہب ذات یا نسل سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں[72]۔

رواداری کی تازہ ترین مثال گزشتہ دنوں وزیر خارجہ کا سندھ میں ایک مندر کا دورہ ہے، جس کے بعد انہوں نے بیان دیا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کمیشن قائم کیا گیا ہے، یہ اقلیتی کمیشن سپریم کورٹ کے حکم پر قائم کیا گیا ہے اور ہندو برادری کے رہنماء چیلارام اس کے سربراہ ہیں، اقلیتی کمیشن جو بھی سفارشات پیش کرے گا ہم ان پر عملدرآمد کروائیں گے۔

وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ پاکستان اقلیتوں کو یہ احساس دلاتا ہے کہ یہ ملک جتنا مسلمانوں کا ہے اتنا ہی ان کا بھی ہے۔ایک ہندو کو اقلیتی کمیشن کا چیئرمین مقرر کر کے حکومت نے سندھ میں بڑی تعداد میں موجود ہندو برادری کو پیغام دیا ہے کہ ان کے

مندر محفوظ ہیں اور وہ خود بھی محفوظ ہیں۔ ہم اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کر رہے ہیں، پاکستان اقلیتوں کو محبت کا درس دے رہا ہے۔ ہمارے آئین میں اقلیتیں برابر کے حقوق رکھتی ہیں [73]۔

مذہبی رواداری موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے:

سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت نے بھی اقلیتوں کے حقوق کو بنیادی ترجیحات میں شامل کیا ہے گزشتہ دنوں قومی اسمبلی کے سپیکر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسلام تمام مذاہب کے ماننے والوں کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے اور اُنہیں مکمل مذہبی آزادی ساتھ زندگی بسر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں اقلیتی برادری کے قومی دن کے موقع پر کیا جو ہر سال گیارہ اگست کو منایا جاتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر یقین رکھتی ہے اور انہیں ہر قسم کا تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قائدِ اعظم کے فرمودات کی روشنی میں اقلیتی برادری کے حقوق کا تحفظ اور انہیں اپنے مذہبی رسم و رواج کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس دور کی موجودہ حکومت کے بارے میں کہا کہ حکومت نے کرتارپور راہداری کے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت اقلیتی برادری کی مذہبی آزادی پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین پاکستان کے تحت ایوان میں اقلیتی برادری کو متناسب نمائندگی حاصل ہونے کے علاوہ انہیں عام انتخابات میں ووٹ دینے کا حق بھی حاصل ہے۔ انہوں کہا کہ ایوان میں موجود اقلیتی نمائندے قانون سازی کے عمل میں انتہائی موثر کردار ادا کر رہے ہیں، انہوں نے ملک کی تعمیر و ترقی میں اقلیتی برادری کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ ملک کی تعمیر و ترقی میں اقلیتی برادری بھرپور کردار ادا کر رہی ہے اور پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے ماننے والے پاکستانی ہیں، ہمیں ایک قوم بن کر ملک و قوم کی ترقی کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔ [74]

خاتمہ:

مذہبی رواداری کا درس ہمیں آپ ﷺ، پھر خلافت راشدہ، پھر اموی، عباسی دور سے ملتا ہے، پاکستان کا قیام ایک الگ ریاست ہونے کی حیثیت سے دو قومی نظریہ (ہندو مسلم) کی مرہون منت ہے، جس میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ اسلام کی اولین ترجیح رہا ہے، کیونکہ اسلام اپنے نام سے منسوب امن کی تلقین کرتا ہے اور جبر کا بائیکاٹ کرتا ہے، البتہ فرد واحد کی انحطاط کو پورے ملک کی انحطاط پذیری شمار نہیں کیا جاتا، اسی اسلامی منشور کو مدّ نظر رکھ کر قائد محمد علی جناح نے قیام پاکستان سے پہلے ہی اقلیتوں کا تحفظ اپنا شعور بنایا تھا جس کو عملاً بھی ثابت کر کے دکھایا ہے، جس کی بنیاد پر آپ نے اقلیتوں کے مسائل کا حل ان کے ہی نمائندوں کے پاس ہی چھوڑا، اور پھر سماجی مسائل کے حل کے لیے ان سے تجاویز لیکر آئین کا حصہ بنایا۔

جس کو ارض پاکستان کے ہر طبقے نے احسن طریقے سے نبھایا ہے، اور یہ ہی اسلام کا امتیاز ہے جو ہمیں کسی اور ثقافت و تہذیب میں نہیں ملتا اور نہ ہی ان شاء اللہ مستقبل میں اسلام سے بہتر ملے گا۔

تجاویز:

- پاکستانی معاشرے میں تعصب اور افتراق کی فضا کو ختم کرنے اور برداشت و رواداری کے فروغ کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کتب کو ہائر ایجوکیشن کے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

- مذہبی رواداری کے فروغ میں قانون کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا اس کا قانونی تحفظ یقینی بنایا جائے۔
- مذہبی رواداری کے راستہ میں فرقہ واریت رکاوٹ ہے جسکا ایک پہلو قرآن وحدیث کی نت نئی تحقیق وتشریح ہے، اس کے لیے علماء کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو لٹریچر ریویو کے بعد شائع کی اجازت دے، اس طرح پرنٹ میڈیا آزادی سے غلط مواد کی تشہیر سے باز رہے گا۔
- مختلف مذاہب کے ایسے لٹریچر کو واضح کیا جائے جس سے مذہبی رواداری معلوم ہوتی ہو۔
- تدریسی مواد میں مختلف مذاہب کی ان باتوں کو ذکر کیا جائے جن سے مذہبی رواداری ثابت ہوتی ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] -الصحاح، ابو نظر اسماعیل بن حماد جوہری، ج4: ، ص: 28، مکتبہ: عباس احمد البازمکہ مکرمہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء

[2] -ابن منظور محمد بن مکرم بن علی، الافریقی، لسان العرب، ج: 1 ص: 782، مکتبہ: دار صادر، بیروت، طبع ثالث، 1414ھ

[3] - نگار سجاد ظہیر، مطالعہ تہذیب، ص: 19، مکتبہ دار العلوم محمدیہ لاہور، 2021ء

[4] - ابن خلدون، عبد الرحمٰن بن محمد الإشبیلی رحلہ ابن خلدون، مکتبۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت –لبنان، طبع اول: 1425ھ-2004ء

[5] - سورۃ التین، آیت: 4

[6] -البیہقی إحمد بن حسین إبو بکرا، شعب الإیمان، تحقیق وتخریج ڈاکٹر عبد العلی عبد الحمید حامد، إشرف علی، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع ریاض طبع اول 1423ھ-2003ء

[7] - راغب الطباخ، الثقافۃ، ص: 19، مکتبۃ الاہلیۃ، بیروت

[8] - میتھیو آرنلڈ/ ثقافت وانتشار (اردو ترجمہ)، ص: 161، ناشر: مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی

[9] - Robert Bierstedt, The Social Order, p: 127

[10] -علامہ محمد اقبال شاعر مشرق، شکوہ جواب شکوہ (اردو)، ص: 12 لائن پبلشرز اردو بازار کراچی، 2006ء

[11] -شلبی مولانا احمد، ادیان الہند الکبری، ص: 38، ناشر: مکتبۃ القرآن، مصر،

[12] - سید حامد حسین، ہندو فلسفہ مذہب اور نظامِ حیات، ص: 9، مکتبہ: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1985ء

[13] - ہندو فلسفہ مذہب اور نظام حیات، ص: 10

[14] -جواہر لال نہرو، تلاش ہند، ج: 1، ص: 135، مکتبہ: جون ڈے (امریکا) 1946ء

15 - مولانا انیس، مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ، ص: 230، کتاب وسنت ویب سائٹ

16 - عبدالقادر شیبۃ الحمد، اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ص: 81، ناشر : مسلم پبلیکیشنز۔ سوہدرہ، گوجرانوالہ

17 -https://www.dw.com/ur 14-09-2021

18 - اقوام عالم کے ادیان ومذاہب، ص:83

19 --*RC Zaehner (1992), Hindu Scriptures, Penguin Random House, ISBN 978-0-679-41078-2, pages 1-7*

20 - ادیان الہند الکبری، ص: 37

21 - مترجم: ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، شریمد بھگوت گیتا، ص: 18، مکتبہ: سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، 2008ء

22 - رابرٹ وین ڈی ویئر، ہندومت، ص: 9، مکتبہ: بک ہوم، لاہور، 2007ء

23 - اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ص: 83

24 - *Klaus Klostermaier (2007), A Survey of Hinduism: Third Edition, State University of New York Press, ISBN 978-0-7914-7082-4, pages 46-52, 76-77*

25 - سورت الشعراء، آیت: 196۔

26 - تقی عثمانی مفتی، آسان ترجمہ ج: دوم، ص: 1137، مکتبۃ: معارف القرآن کراچی۔

27 - حمید اللہ حیدر آبادی، ڈاکٹر، خطبات بہاول پور (خطبہ تاریخ قرآن مجید)، ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد، 1985ء

28 - ذاکر عبدالکریم نائک، مترجم: محمد زاہد ملک، اسلام اور ہندومت (ایک تقابلی مطالعہ)، مطبوعہ زبیر پبلیشرز، اُردو بازار لاہور۔

29 - مترجم سید امتیاز احمد، مذاہب عالم اور تصور خدا اور اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے 20 سوالات از ڈاکٹر ذاکر نائیک، دار النوادر مطبوعہ موٹروے پریس لاہور

30 - مترجم مولانا ابو طاہر محمد صدیق، مذاہب علام کا جامع انسائیکلوپیڈیا، ص: 473، مکتبہ: ادارۃ القرآن، کراچی، 2006ء

31 - آفیشل ویب سائٹ www.EmbraceIslam-GainPeace.com

32 - البیرونی ابو ریحان، م 1048ء، کتاب الہند، ص: 14، مکتبہ: خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، 1993،

33 - الندوی علی ابوالحسن بن عبد الحہ بن فخر الدین م 1420ھ سیرۃ النبی، مکتبہ: دار ابن کثیر – دمشق، 1425ھ

34 - نائیک ڈاکٹر ذاکر مترجم سید امتیاز احمد، مذاہب عالم اور تصور خدا اور اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے 20 سوالات، دار النوادر مطبوعہ موٹروے پریس لاہور

35 - فرقوھار بحوالہ: تعارفِ مذاہب عالم (تقابلِ ادیان)، ایس۔ایم۔شاہد، لاہور: ایورنیو بکس پیلس، ت۔ن، ص، 161-140

36 - اقوام عالم کے ادیان و مذاہب، ص: 86

37 - کتاب الہند، ص: 44

38 - کتاب الہند، ص: 116-117

39 - مولانا ولی خان، مکالمہ بین المذاہب، ص: 149، مکتبہ جامعہ فاروقیہ کراچی 2007ء

40 - ہندو فلسفہ مذہب اور نظامِ حیات، ص: 18

41 - فیروز آبادی، محمد یعقوب فیروز الدین، فیروز اللغات، ص: 813، ناشر: فیروز سنز، لاہور

42 - سورت البقرہ، آیت: 208

43 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 537

44 - سورت: ال عمران، آیت: 19

45 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 181

46 - بخاری محمد اسماعیل، صحیح بخاری، ج: 6، ص: 115، مکتبہ: دار طوق النجاۃ مصر، 1422ھ

47 - سورت اعراف، آیت: 158

48 - سورت زمر، آیت: 3

49 - سورت طہ، آیت: 14

50 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 952

51 - سورت بقرہ، آیت: 183

52 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 120

53 - سورت بقرہ، آیت: 197

54 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 129

55 - سورت توبہ، آیت: 104

56 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 605

57 - سورت حج، آیت: 39

58 - آسان ترجمہ قرآن، ص: 1027

59 - سورت احزاب، آیت: 21

60 - صحیح بخاری، ج: 8، ص: 13

61 - سورت بقرہ، آیت: 275

62 - سورہ بقرہ آیت: 286

63 - سورت ابراہیم، آیت: 35

64 - فرقوھار بحوالہ: تعارفِ مذاہب عالم (تقابلِ ادیان)، ایس۔ایم۔شاہد، لاہور: ایورنیو بکس پیلس، ت۔ن، ص، 161-140

65 - https://www.rekhtadictionary.com

66 - مودودی سید ابوالاعلی، کتاب: تفہیمات، ج: 1، ص: 114-115

67 - اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، ص: 12، ناشر: قومی اسمبلی پاکستان، 2018ء

68 - ترتیب وتدوین: ڈاکٹر حمیرا اشفاق، کتاب: اسلام اقلیتیں اور پیدار ترقی، ص: 5، 2015

69 -https://ur.wikipedia.org/wiki 18.04.2019

70 -https://p.dw.com/p/3H0Uh /18.04.2019

71 - آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا

72 -https://www.bbc.com/urdu/pakistan-40876858/ 11/08/2017

73 -https://www.trt.net.tr/urdu/pkhstn/2020/06/01

74 - قومی اسمبلی سیکرٹریٹ، ناشر: ڈائریکٹریٹ جنرل آف میڈیا، 10 اگست 2021،